مقالاتِ سعیدی
حضرت العلامہ مولانا غلام رسول سعیدی
فرید بک سٹال

مقالاتِ سعیدی

از رشحاتِ فکر

حضرت علامہ مولینا غلام رسول سعیدی

شیخ الحدیث دارالعلوم نعیمیہ کراچی ۳۸

فرید بُک سٹال ○ اردو بازار لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب : مقالاتِ سعیدی

تالیف : علامہ غلام رسول سعیدی

کتابت : محمد ادریس، وار برٹن، شیخوپورہ

تصحیح : مولانا حافظ محمد ابراہیم فیضی

الطبع السادس : ستمبر ۱۹۹۶ء

الطبع السابع : ربیع الاول ۱۴۲۲ھ / مئی ۲۰۰۱ء

مطبع : ہاشم اینڈ حماد پرنٹرز، لاہور

ہدیہ : -/150 روپے

ناشر

فرید بک سٹال (رجسٹرڈ) ۳۸۔ اُردو بازار لاہور

فون نمبر 042-7312173 ، فیکس نمبر 092-042-7224899

ای۔میل نمبر faridbooks@hotmail.com

ممیتز کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے جیسے صاحب کنز اور صاحب شرح وقایہ وغیرہا۔

ضرورت اجتہاد عام طور پر یہ کہا جاتا ہے کہ اب اجتہاد کا دروازہ بند ہو چکا ہے لیکن اس کا مطلب یہ ہے کہ تتبع اور استقراء سے یہ حقیقت ثابت شدہ ہے کہ علم و فضل میں اب اس پلہ کے لوگ نہیں ہیں جو اجتہاد کے اصول کلیہ وضع کر کے مجتہد فی الشرع کا مقام پا سکیں یا فروع میں وہ مقام پا سکیں جو اصحاب ابی حنیفہ کا ہے لیکن اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ اس زمانہ میں ایسے پختہ اور ثقہ اصحاب فتویٰ علماء موجود ہیں جو دورِ حاضر میں پیدا ہونے والے نئے نئے مسائل کا اصول و فروع میں اپنے امام کی اتباع کرتے ہوئے حل تلاش کر سکیں اور یہی لوگ مجتہد فی المسائل کہلانے کے مستحق ہیں۔ جس طرح امام ابوجعفر طحاوی اور امام قاضی خان نے اپنے اپنے دور میں پیش آنے والے مسائل کا اصول و فروع کی پابندی کرتے ہوئے استخراج اور استنباط کیا کوئی وجہ نہیں ہے کہ آج کے ارباب حل و کشاد انفرادی طور پر یا علماء کا ایک بورڈ بنا کر موجودہ دور کے مسائل کے لئے فقہ اسلامی سے رہنمائی نہ مہیا کر سکیں۔ مثلاً لاؤڈ سپیکر پر نماز، ریل گاڑی اور طیارہ میں نماز ریڈیو پر رویت ہلال کا اعلان، اعضاء کی پیوند کاری، انگریزی دواؤں سے علاج مردے کا پوسٹ مارٹم، قطبین میں نماز اور روزے کا مسئلہ، نئے اوزان کی اوزان شرعیہ سے تطبیق، غیر سودی بنکاری۔ چور کے کٹے ہوئے ہاتھ سے انتفاع، بیمہ کا جواز یا عدم جواز، پراوڈنٹ فنڈ پر زکوٰۃ، انعامی بانڈ لینے کا جواز یا عدم جواز ایک شخص شہر میں عید کر کے آیا اور دوسرے شہر میں رمضان پایا تو روزہ رکھے یا نہیں کسی شخص نے تیس سال پہلے ایک ہزار روپیہ قرض لیا۔ اب تیس سال بعد وہ قرض خواہ کو ایک ہزار ہی ادا کرے گا جبکہ اس کی مالیت اب سو روپیہ رہ گئی ہے یا سونے کے حساب سے زیادہ رقم، نوٹوں پر زکوٰۃ کی ادائیگی کے لیے سونا معیار ہو گا یا چاندی اس قسم کے سینکڑوں مسائل بیسویں صدی میں ایجادات زمانہ کی تیز رفتار ترقی اور بدلتے ہوئے حالات نے پیدا کر دیئے ہیں اور ان کو حل کرنے کے لیے اجتہاد کی ضرورت ہے اور مجتہد فی المسائل قسم کے علماء ہی اس ضرورت کو پورا کر سکتے ہیں

اجتہاد کے مسلم اصول جیسا کہ پہلے عرض کیا جاچکا ہے کہ اجتہاد، کتاب، سُنت، اجماع اور قیاس کی بنیادوں پر ہوتا ہے اس مقام پر ہم چند مثالوں سے واضح کرنا چاہتے ہیں کہ ان ارکان اربعہ سے اجتہاد کے مسلم اصول اور قواعد کیا ہیں۔

کتاب اور سُنت میں اجتہاد کے وقت عبارت النص، اشارۃ النص، دلالۃ النص اور اقتضاء النص سے مسائل کا استنباط کیا جاتا ہے۔ اس لئے سطور ذیل میں ہم ان کی وضاحت کر رہے ہیں۔

عبارت النص عبارت النص کا مطلب یہ ہے کہ لفظ معنی کے مقصود اصلی یا غیر اصلی پر دلالت کرے اصلی وغیر اصلی کی تقسیم کا مطلب یہ ہے کہ کبھی لفظ کے ایک معنی ہوتے ہیں اور وہی مقصود بھی ہوتے ہیں۔ اس کو مقصود اصلی کہتے ہیں اور کبھی اس لفظ سے ایک اور مفہوم حاصل ہوتا ہے جو مقصود ہوتا ہے لیکن مقصود اصلی نہیں ہوتا ان دونوں طرح کی دلالتوں پر عبارت النص کا اطلاق ہوتا ہے، اس کی مثال یہ ہے۔

فانکحوا ماطاب لکم من النساء مثنیٰ وثلاث وربٰع (النساء:۳)

اپنی پسند کی عورتوں سے نکاح کرو خواہ دو دو سے تین تین سے یا چار چار سے

اس آیت کا سیاق وسباق یہ بتلاتا ہے کہ یہ آیت نکاح کی تحدید اور حصر پر دلالت کرتی ہے لیکن اس سے ضمناً یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ نکاح کرنا جائز ہے اس صورت میں تحدید نکاح مقصود اصلی ہوگا اور جواز نکاح مقصود غیر اصلی

اشارۃ النص اشارۃ النص کا مطلب یہ ہے کہ وہ معنی لفظ کا صراحتہً مقتضیٰ نہیں ہوتا بلکہ غور وفکر سے ذہن اس معنی کی طرف منتقل ہوتا ہے. مثلاً یہ آیت وعلی المولود لہ رزقھن وکسوتھن بالمعروف۔البقرۃ:۲۳۳ بچہ کے باپ پر ان کی ماؤں کا کھانا اور کپڑا رواج کے مطابق لازم ہے۔

عبارت النص سے اس آیت سے یہ معنی سمجھ میں آتا ہے کہ جو مائیں دودھ

پلاتی ہیں اگر وہ مطلقہ ہوجائیں تو ان کا خرچ باپ کے ذمے ہے لیکن غور و فکر سے اس آیت سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ نسب کے ثبوت کا تعلق باپ سے ہوتا ہے ماں سے نہیں ہوتا۔

دلالۃ النص دلالۃ النص کا مطلب یہ ہے کہ آیت میں ایک حکم مذکور ہے اور ایک مسکوت عنہ اور جو مسکوت عنہ ہے وہ زیادہ اہم ہے مثلاً والدین کے متعلق مذکور ہے۔

لا تقل لھما اُف ولا تنھرھما "ماں باپ کو نہ اُف" کہو اور نہ جھڑکو" اس آیت میں بظاہر والدین کو جھڑکنے سے منع کیا گیا ہے۔

لیکن یہ حکم اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ ماں باپ کو زدوکوب کرنا بطریق اولیٰ ممنوع ہوگا اور یہ دلالۃ النص ہے۔

اقتضاء النص اقتضاء النص میں بھی مذکور کی مسکوت عنہ پر دلالت ہوتی ہے بایں طور کہ اگر مسکوت عنہ کو مقدّر نہ مانا جائے تو کلام کی تکذیب لازم آئے گی جیسے اس حدیث میں ہے

رفع عن امتی الخطاء والنسیان وما استکرھوا علیہ "میری امت سے خطاء، نسیان اور جبر اٹھا لیا گیا ہے"۔ بظاہر اس حدیث کا مقصد یہ ہے کہ اب میری امت سے خطاء و نسیان کبھی سرزد نہیں ہوگا یا کوئی شخص اس کو مجبور نہ کر سکے گا لیکن یہ معنی کسی طرح بھی صحیح نہیں ہے اس لیے یہاں لفظ "حکم" مقدر ماننا ہوگا اور معنی یہ ہوگا کہ خطاء، نسیان اور اکراہ کی حالت میں مواخذہ کا حکم اٹھا لیا گیا ہے اور یہ اقتضاء النص ہے۔

اجماع کتاب و سنت کے بعد مجتہد اجماع سے استدلال کرتے ہیں مثلاً پہلے حدِ خمر میں صحابہ کرام کا اختلاف تھا بعد میں اسّی کوڑوں پر اجماع ہوگیا اسی طرح متعہ کے بارے میں بعض روایات کی بناء پر بعض صحابہ کرام کا اختلاف تھا۔ لیکن حقیقت واضح ہوجانے کے بعد اس کی حرمت پر